یا فتاح یا خیر الفاتحین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

اشاعة السنة کی کیفیت سالانہ

اور

ایک عظیم دشمن اسلام (کادیانی) پر اسکی فتحیابی کا شکرانہ

سالگذشتہ مین اشاعة السنة کی خدمت اسلامی کی کیفیت کیا غرض خدمت ناظرین معاونین ہو۔ وہ ناظرین پر ظاہر ہے محتاج بیان نہین اور جو اس خدمت کے صلہ مین خدا تعالے کے ایسے انعام واکرام ہوئے ہین انکا شکریہ کس زبان سے ادا ہو۔ زبان قلم مین طاقت نطق وتبیان نہین۔ ان انعامات کی کسیقدر تفصیل اشاعة السنة نمبر ا جلد ۱۵ مین ہو چکی ہے۔ اس مقام مین ایک بڑے بھاری انعام خداوندی کا ذکر کیا جاتا ہے۔ اسلام کا ایک چھپا دشمن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مخفی حریف مسیلمہ ثانی دجّال زمانی مرزا غلام کادیانی جو سالہا سال سے درپے تخریب اصول اسلام وجملہ سماوی ادیان تھا۔ اور ان ادیان کے مقابلہ مین وہ ایک نیا دین دنیا مین پھیلانا چاہتا تھا۔ اور اس غرض کے حاصل کرنے اور اس مہم کو فتح کرنے اور صو اسلام وغیرہ ادیان کا قلع قمع کرنے کے لئے اسکے پاس ایک یہی آلہ تھا۔ مبعوث ہو کر تجدید دین کے لئے آیا ہون۔ اور اپنے ساتھ

ہیں خدا کا مرسل نبی - محدث - مجدد و عیسیٰ - مہدی - آدم - احمد مبشر بزبان عیسیٰ ہون - اور جو کچھ میں دین اسلام میں تجدید کرون (یعنے نئی باتیں نکالون) وہ سب کے لئے واجب القبول ہیں۔ جو لوگ ان کو نہ مانینگے وہ یہودی ہونگے - اور وہ آگ میں ڈالے جائینگے - الے غیر ذالک من الخرافات ۔

اسکو اسلام کے خادم اشاعۃ السنۃ نے پس پا کیا - اور اسکے حربہ یا آلہ کو بیکار کر دیا - اپنی جلد ۱۵ اور اس سے پہلی جلدون میں اس آلہ یا حربہ کا دیانی کا گلٹ یا ملمع کھول دیا - اور مس ناکس پر جو ادنے درجہ تک فہم و انصاف رکھتا تھا یہ ظاہر و ثابت کر دیا کہ یہ شخص مامور و مبعوث نہیں ہوسکتا - یہ نہ مرسل ہے - نہ نبی - نہ محدث نہ مجدد نہ عیسیٰ نہ مہدی نہ آدم نہ احمد بلکہ یہ مسیلمہ ثانی اور دجال زمانی ہے - اور خدا کی طرف سے یہ کسی قسم کا معجزہ یا نشان آسمانی نہیں دیا گیا - اور نہ ایسے شخص کو معجزہ یا نشان دیا جانا ممکن ہے - یہ معجزات و نشانات کا دل سے قائل ہی نہیں اسکا معجزہ دیئے جانے کا دعوےٰ صرف زبانی دعوےٰ اور دہوکہ ہے - جن تین ہزار پیشگوئیوں کو اپنے دعوےٰ اور منجانب اللہ ہونیکی تائید و تصدیق میں پیش کرتا ہے انمیں سے ایک بھی صادق اور منجانب اللہ ثابت نہیں اور نہ ہوسکتی ہے - اسکی پیشگوئی محض دروغگوئی چالاکی فقرہ بندی و دہوکہ دہی ہوتی ہے دگر ہیچ - اور از انجملہ اسکی ایک پیشگوئی متعلق موت خسر فرضی مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری پر اشاعۃ السنہ اس جلد ۱۵ میں انتی سوالات جرح وارد کر کے یہ ثابت کیا کہ اسی قسم کی سکی اور پیشگوئیاں ہیں - نہیں اگر کوئی سچی نکل آوے تو وہ منجانب اللہ نہیں ہوسکتی - ایسی پیشگوئیاں عرب کے کاہن - نجومی - جفری - رملی - جوتشی - طبعی - فلاسفر - سٹیفک ہین - مسمریزسٹ - قیافہ شناس - انگل باز - بہنگہ - پہکڑ - اڈرپوپو بھی کہا کرتے ہیں - جو بعض اوقات سچے نکلتے ہیں و معہذا وہ

٭ اڈرپوپو پنجاب میں بہیک مانگنے والون کا ایک فرقہ ہے جو ہاتھ میں ڈہول لیکر کوچہ بکوچہ کہتے پہرتے ہیں اڈرپوپو تیہر جنگ منڈی ویل سکہہ بخن عیو اور ایک جہکی آئے یہ غیب کی باتیں بتانیکے مدعی ہوتے ہیں -

نبی مرسل ملہم ومحدث نہین کہلانے - اور یہہ بہی ثابت ومبرہن کر دیا کہ پیشینگوئی لفسہ وبانفرادہا
اسلام مین کچہہ وقعت وحقیقت نہین رکھتے جبتک کہ پیشگوئی کرنے والے مین حسن اعتقادی
کریم الاخلاقی سُدرت الغُمرے - راستبازی رحمدلی - بےغرضی - عفت عدالت وغیرہ
اوصاف حمیدہ پائے نہ جاتے ہون - جو دجّال کادیانی مین یک لخت مفقود ہین -

اسکی دوسری پیشگوئی متعلق موت مسٹر عبد اللہ آتہم عیسائی کی نسبت اسی جلد
(۱۵) مین اسنے یہہ ثابت ومدلل کر دیا کہ یہہ پیشگوئی نہین بلکہ محض لاف زنی ودروغگوئی
ہے - اور اسپر پانچ دلیلین (اندرونی شہادتین) اس پیشگوئی کے الفاظ سے اخذ کرکے
بیان کین (۱) اسکا مضمون اسکا کذب ظاہر کر رہا ہے کیونکہ طالب نشان بوعدہ ایمان کیلئے
اسکی موت کو نشان ٹھہرانا (جو اس پیشگوئی کا مضمون ہے) آسمانی نشان نہین بلکہ حماقت
وسفاہت شیطانی ہے - وہ مرہی گیا تو بہر نشان دیکہکہ ایمان کیونکر لاویگا (۲) اسمین
ہلاک ہونے والے کی تعیین نہین کیگئی - صرف فریق مخالف کے لئے ہاویہ کی خبر دیگئی ہے
جس سے کادیانی کی غرض یہہ ہے کہ اگر عبد اللہ آتہم مرا تو اسکو اسکا مصداق ٹھہرایا جاویگا
ورنہ کسی اور کو جو کہین اس فریق سے مرا -

(۳) کسی کے مرنے کی بہی اسمین صاف تصریح نہین - صرف ہاویہ کی خبر دیگئی ہے - پس
اگر کوئی نہ مرا تو کادیانی کہدیگا کہ اصل الہام مین ہاویہ کہا گیا تہا مرنا میری طرف سے بطور تفسیر
بیان ہوا تہا -

(۴) اسمین عمداً جہوٹھ اختیار کرنیکی قید اس لئے لگائی گئی کہ اگر کوئی نہ مرا تو یہہ کہا
جائیگا کہ وہ لوگ عمداً جہوٹھ نہین بولتے -

(۵) پندرہ دن مباحثہ کی میعاد کا لحاظ مشعر ہے کہ اگر زیادہ دن مباحثہ مین لگ جاتے
تو اتنے دن اور سزائے موت ٹل جاتی اور یہ امر مضمون سزا کے برخلاف ہے - اور ایک
دلیل اس پیشگوئی کے دروغ ہونے پر (بیرونی شہادت) بیان کی جسکا ماحصل یہہ ہے

کہ کادیانی کے اخلاق عادات۔ اعتقادات ایسے خلاف اسلام ہین کہ ان اعمال وعقاید کے ساتھ وہ ہرگز ملہم اور خدا کا مخاطب نہین ہو سکتا۔ خواہ ہزار پیشگویان کہے۔ اور وہ پیشگویان سچی بھی نکلین۔ ایسی پیشگویان پنڈت۔ جوتشی۔ نجومی۔ جفری وغیرہ بھی کیا کرتے ہین۔ پھر اسکی تفصیل مین دہلی کے ایک پنڈت اور دکن کے ایک جوتشی کی چند پیشگویان نقل کین جو مطابق واقعہ نکلین ہین۔

اور اسکی اس پیشگوئی (یادر وغگوئی) کے سرزد ہونے سے پہلے صرف اسکے اس دعوی پر کہ مین عیسائیون کے مقابلہ مین آسمانی نشان دکھاؤن گا۔ اشاعۃ السنۃ نے ایک دو ورقہ مضمون بعنوان "عیسائیون کے باہمی جنگ مقدس پر اسلامی رائے" شائع کیا۔ جو اسکی جلد شانزدہم مین دوبارہ شائع ہوا ہے اسمین خوب کھولکر کہدیا کہ کادیانی کا آسمانی نشان دکھانا ایسا ناممکن ہے جیسا سوئی کے سوراخ سے اونٹ کا نکل جانا عادۃً ناممکن ہے۔ لہذا کوئی مسلمان اس امید نشان پر شریک مباحثہ نہو۔ ورنہ اسکو ضرور شرمندہ ہونا پڑیگا اور اس امر کو خوب مفصل ومدلل کیا۔

اشاعۃ السنۃ کے اس بیان برہان نے کادیانی اس حربہ یا آلہ کو پاش پاش کردیا جس کسی منصف مزاج فہم نے اس بیان کو پڑھا۔ یا سنا۔ اسکو یقین ہوگیا کہ کادیانی کسی پیشینگوئیون مین صادق بھی نکلے تو وہ ملہم اور خدا کا مخاطب نہین ہوسکتا۔ اور اسکا رتبہ ایک ارڑپوپو اور اسکے اخوان مذکورین سے بڑھ نہین سکتا۔

اس بیان سے بہت سے مسلمانون کو اسکے دام تزویر سے بچ جانا نصیب ہوا۔ ولیکن بعض کچے مسلمان ضعیف الایمان بعلم وعرفان یا کم علم مصداق مثل مشہور نیم ملا خطرۂ ایمان جنہون نے اس جلد اشاعۃ السنۃ کو نہ دیکہا تہا۔ یا دیکھا تو اپنی کم مایگی یا ضعیف الایمانی سے اسکو بخوبی نہ سمجہا۔ اسبات پر اڑے ہوئے اور جمے بیٹھے تہے۔ اور یہ کہتے تہے کہ اگرچہ آجتک کوئی پیشگوئی کادیانی کی ارڑپوپوون کی بعض پیشگوئیون کی مانند بھی

سچے نہین نکلے مگر حال مین جو اس نے مسٹر عبد اللہ آتھم کے پندرہ مہینے مین مرجانیکی پیشگوئی کی ہوئی اور اسکے عدم وقوع پر اپنے لیے سخت سزا مانی ہوئی ہے اسکا انتظار کرنا ضروری ہے اسمین وہ جھوٹھا نکلا تب اسکو ضرور دجّال و کذّاب سمجھا جائیگا۔ ایسے **ضعیف الایمان** قلیل العلم والعرفان لوگون کی ہدایت و دستگیری کے لئے اور اشاعۃ السنۃ کے اس بیان با برہان کاان کو یقین دلانے کے لئے خدا تعالے نے اس پیشگوئی مین بھی اسکو جھوٹھا کیا۔ اسکی میعاد پندرہ ماہ ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء کو گذر گئی۔ اور عبد اللہ آتھم کو زندہ رکھا جس سے اشاعۃ السنۃ کا صدق کس و ناکس پر ظاہر ہوا۔ اور ہر کسیکو جو کادیانی کے دام تزویر مین پہنس کر اندہا ہو رہا تھا یا ہونیکو تھا یہہ معلوم ہوگیا کہ کادیانی دجال زمانی مسیلمہ ثانی غدّار مکّار جھوٹھا فریبی ہے۔ اور دین اسلام اور جملہ سماوی ادیان کا دشمن اور مخالف ہے اور اسلام وغیرہ ادیان کے مقابلہ مین جو یہہ نئے اصول بنا کر دنیا مین پھیلانا چاہتا ہے وہ ہرگز لائق تسلیم نہین ہین اور اس سے بچنا ہر ایک مسلمان کا فرض ہے۔ فالحمد للہ علی ذلک حمدًا کثیرًا طیبًا مبارکًا فیہ کما یحب ربّنا و یرضی لا احصی ثناءً علیک انت کما اثنیت علی نفسک اب گھر گھر کادیانی کے دروغ ظاہر ہونے پر خوشیان منائی جاتی ہین۔ دور و نزدیک سے مبارکباد کی آوازین و پیغام آتے ہین اور اس ملعون پر لعنتین بھیجی جاتی ہین۔ اکثر نامی شہرون کے گلی کوچون مین اس مضمون کے اشتہار و اخبار شائع ہو رہے ہین اور مسلمان خدا تعالے کا شکر ادا کر رہے ہین۔ اور یہہ کہہ رہے ہین کہ خدا تعالے نے اسلام و مسلمانون پر کمال فضل کیا۔ اور بڑا احسان و انعام فرمایا کہ اس پیشگوئی مین اسکو جھوٹھا کیا۔ خدا تعالے یہ احسان مسلمانون پر نکرتا تو ہزارون بلکہ لاکھون جاہل مسلمان اس پیشگوئی کے سچے ہونے سے کادیانی کو خدا کا ولی اور ملہم سمجھکر اسکے تابع ہوجاتے اور اسلام کے اصول و مسائل مسلمہ قدیمہ سے مستغنی ہوکر اسلام کو سلام کرتے۔ اور خیرباد کہہ دیتے۔ خدا نے بڑا کرم کیا کہ اس فتنہ سے لاکھون کو بچا یا۔ اور **طرفہ** یہ کہ اہل اسلام کی اس خوشی مین ہندو آریہ سکھ وغیرہ اشخاص مذاہب غیر بھی شریک

ہین۔ وہ بہی اپنی اپنی جگہہ خوشیان مناتے اور کادیانی کو لعنتین سناتے ہین۔ گو ان سب کے خوش ہونے کے وجوہات و اسباب مختلف ہین۔ مسلمانونکی خوشی کیوجہ تو اوپر ابہی بیان ہو چکی ہے۔ عیسائی اسلئے خوش ہین کہ اس پیشگوئی مین خاصکر وہی مخاطب تہے۔ وہر چند اس پیشگوئی کے وقوع و صدق کی صورت مین وہ کسی الزام کادیانی کے مورد نہ ہو سکتے چنانچہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۱ جلد ۱۵ مین بصفحہ ۲۳۰ بیان ہو چکا ہے مگر اسکے جہوٹے نکلنے کی حالت مین وہ کادیانی کو شرمندہ کرنے کے حقدار ہو گئے ہین۔ اب وہ اسکو شرمندہ کر رہے ہین اور کہہ رہے ہین۔ آیئے جناب وعدہ وفائی کیجئے اور ہمین قدرت و اختیار دیجئے کہ ہم آپکے چہرہ مبارک کو کالا کرین مگر داڑہی سرخ ہی رہیگی اور گلوئے اقدس مین رسی ڈالین۔ اور پہر جوتیون کی مالا سے آراستہ کر کے بٹالہ۔ لاہور۔ سیالکوٹ۔ امرتسر خصوصاً جنڈیالہ و نیز دیگر مشہور و معروف ہندوستان کے شہرونکی سیر کرائین جب آپ پیدل چلنے سے تہک جاوینگے تو آپ کو اسی خارشتی گدہے پر جو آپکی دمشقی مسجد کے زیر سایہ مقیم ہے سوار کرائینگے نیز آپ کو اجازت دیجاتی ہے کہ آپ اپنے مقرب فرشتون کو بہی اپنے ہمراہ رکہین لیکن ان کو اپنے اصلی رنگ و روپ مین رہنا ہوگا تاکہ آپ کا نور دین بوجہ احسن ظاہر و آشکارا ہو۔ اگر وہ آپکا کہنا نہ مانین تو آپ کو اختیار ہے کہ انپر کسیکو پریزیڈنٹ مقرر کر دین تاکہ انتظام مین فتور نہ پڑیگا مگر عیسائیون پر افسوس صد افسوس ہے کہ وہ اس خوشی مین خدا کو بہول گئے اور اسکی ناشکری کے ترکب ہوئے۔ اور آیۃ وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ کے مصداق بن گئے۔ اُنہون نے کادیانی پر فتحیابی کو اہل اسلام پر فتحیابی بنایا۔ اور اسکے جہوٹے ہونیسے مسلمانون کو جہوٹا کرنا چاہا حالانکہ وہ اشتہار ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک مطبوعہ اختر پریس امرتسر و ضمیمہ نورافشان ۱۲ مئی ۱۸۹۳ء مین کادیانی کو جماعت مسلمانون سے خارج اور انکے اتفاق سے کافر تسلیم کر چکے ہین۔ اور اسی وجہ سے اسکے ساتہہ مباحثہ کرنے سے انکاری ہو چکے ہین انہون نے آخر اس سے مباحثہ کیا۔ تو یہ کہکر کیا کہ ہم تجہے مسلمان فرض کر کے تجہسے مباحثہ کرتے ہین لیکن واقعہ مین تجہے مسلمان نہین جانتے چنانچہ انکے یہ اعترافات اشاعۃ السنۃ کے مضمون

"عیسائیون کے جنگ مقدس پر اسلامی رائے" مین منقول ہین ان ناشکر عیسائیون نے اس ناشکری پر یہہ زیادتی بہی کی ہے کہ اسلام کے ہادی و رہنما کی عالیجناب مین کسیقدر گستاخی کی ہے۔ مگر ان کو اسکی سزا ہمارے اخوان اہل اسلام ڈاکٹر حکیم مولوی غلام رسول صاحب امرتسری منشی مولوی سعد اللہ سعدی لودیانوی۔ مولوی ثناء اللہ امرتسری میان امام الدین صاحب لاہوری وغیرہ صاحبان نے کافی دیدی ہے۔ لہذا اشاعۃ السنۃ کے اجلاس سے اس سزا پر زیادتی کی ضرورت نہین۔ ہان اسقدر زیادتی ضروری ہے جنکی ان اخوان کی تجویزات مین کسر رہگئی تہی۔ کہ عیسائیون نے اپنے اشتہار مطبوعہ نیشنل پریس مورخہ ۵ ستمبر ۹۴ء مین کادیانی کو بے غیرت کہا ہے اور ایک نوٹ مین لکہا ہے کہ وہ (یعنے کادیانی) جانتے ہین کہ غیرت کس جانور کا نام ہے۔ کام مین لانا تو بڑا کام ہے" اسپر تو ہمارا بہی صاد ہے بیشک کادیانی کے برابر دنیا بہر مین کوئی بے غیرت و بیحیا نہین۔ مگر ایسے حضرات پادر اس اشتہار کے محررین و پبلیشر آپ بہی اس بے غیرتی مین کادیانی کے پیرو ہو چلے ہین۔ کیون اسپر عدالت مین استغاثہ دائر نہین کرتے۔ اور اسکو جیلخانہ کی سیر نہین کراتے۔ اگر مسٹر عبد اللہ آتہم اپنی ذاتی تکالیف و نقصان کا عوض و انتقام لینا نہین چاہتے۔ اور اسپر صبر کرنے مین اجر کی امیدوار ہین تو کیا حضرت مسیح علی نبینا و علیہ السلام کی توہین (جو سالہا سال سے کادیانی کر رہا ہے) سننے پر صبر کرنے مین بہی امید اجر رکہتے ہین۔ اور اس پر غیرت کرنیکا حکم بہی اپنے مذہب مین نہین پاتی ہے۔ کادیانی حضرت مسیح علی نبینا و علیہ السلام کے معجزات کو از قسم شعبدہ بازی و مسمریزم اور ایک امر بیہودہ اور قابل نفرت کہہ چکا ہے۔ اور ان کو ترعیبکی ہدایت مین بکما اور تنویر باطن مین نکمہ شدہ اور اخلاق مین غیر مہذب اور گالیان دینے والا کہہ چکا ہے۔ (اسکا ازالہ صفحہ ۳۰۳ حاشیہ صفحہ ۳۱۱ ملاحظہ ہو) کیا ان باتون مین سے بہی کسی بات پر غیرت کا آپکو حکم نہین ہے۔ اور حمیت مذہبی غیرت ایمانی آپکے ہان کوئی چیز نہین۔ اور اگر آپ لوگ یہہ عذر کرین کہ جلالی انجیل ہمکو انتقام سے مانع ہے تو اسکے جواب مین اولاً یہہ کہا جائیگا کہ کیا یہہ حکم پرسنل (ذاتی) امور و تکالیف کی نسبت ہے یا مذہبی اور ایمانی تکالیف

بھی اسمین شامل ہین۔ کیا جو شخص تمہارے معبود کو گالیان دے یا انجیل کی صریح بے ادبی کرے اسکو بھی آپ چھوڑ دین گے۔ اور یہہ قدرت دین گے کہ وہ اسمین اور زیادتی کرے۔ ثانیاً کہا جائیگا کہ اس صورت مین آپ عدالتون کے ذریعہ سے اپنے مخالفون کا تدارک کیون کراتے ہین۔ اور اس قسم کے مقدمات عدالتون مین کیون لے جاتے ہین۔ آپ صاحبان انکار کرین گے تو ہم اپنے ہی ضلع گورداسپور مین چند ایسے کیس بتائینگے جنمین عیسائیون نے مخالفین مذہب کو سزائین دلوائی ہین۔ ان مقدمات کو دائر کرنے اور کادیانی کو سوکھا چھوڑ دینے سے (اگر آپ لوگ اس کو سوکھا چھوڑ دینگے) آپ لوگون کے حق مین یہی الفاظ کہنے جائز ہونگے جو نوٹ منقولہ بالا مین کادیانی کے حق مین آپنے کہے ہین۔ علاوہ بران یہہ کہنا بھی جائز ہوگا کہ آپ لوگون کا مشنری بننا صرف معقول تنخواہین پانے اور اس ذریعہ سے پیٹ بھرنے اور عیش کرنے کے لئے ہے۔ نہ مذہب کی محبت اور ایمانی غیرت کے لئے اور اس صورت ترک استغاثہ مین یہ کہنا بھی جائز ہوجائیگا (جیسا کہ بعض لوگ اس وقت بھی کہہ رہے ہین) کہ کادیانی در پردہ آپ لوگون کا بھائی عیسائی ہے۔ اور یہہ جنگ مقدس یا یون کہین کہ [illegible] (جو آپ لوگون مین اور اسمین ہوئی ہے) محض جنگ زرگری ہے۔ وہ بظاہر مسلمان بنکر تمسے صف آرا ہوا اور عمداً ایک جھوٹی پیشگوئی کرکے خود بخود جھوٹا اور مغلوب ہوگیا ہے تا کہ ضعیف الایمان اور بے سمجھ مسلمان اس سے مذہب عیسائی کا غالب ہونا ثابت کرکے عیسائی ہوجاوین۔ اور دین اسلام کو چھوڑ دین۔ شاید یہی وجہ ہے کہ اسکا ایک قریبی رشتہ دار زوجہ کا بھائی (سالہ) محمد سعید اور ایک خلیفہ یوسف خان عیسائی ہوگئے ہین۔ اسنے در پردہ انکو کہہ دیا ہوگا کہ تم چلو تمہارے پیچھے مین اور لوگون کو بھی بھجواؤن گا۔ اور ایک دن خود بھی چلا آؤن گا۔ اسی وجہ سے آپ لوگ اسپر استغاثہ دائر نہین کرتے کیونکہ آپ جانتے ہین کہ وہ تمہارا کام کر رہا ہے۔ یہہ باتین محض نیک نیتی سے لکھی گئی ہین تا کہ آپ لوگون مین مذہبی حمیت و ایمانی غیرت پیدا ہو۔ اور آپ لوگ اپنے مذہب اور اپنی کتاب اور اپنے رسول یا ابن اللہ یعنی اپنے خداوند و معبود کی ہتک حرمت برداشت نہ کرو۔ [illegible] آپ لوگون

کو ناگوار معلوم ہو۔ تو آپ ہم اہل اسلام کو ہماری نیک نیتی کی وجہ سے معذور سمجہیں اور معاف کرین - آریہ ہندو وغیرہ اسلئے خوش ہین کہ کادیانی اون کو بہی اپنے الہامون (شیطانی اختلامون) سے ڈراتا رہتا تہا کہ فلان شخص اتنی مدت مین مر جاویگا۔ اور فلان میری پیشگوئی کے مطابق فوت ہو گیا ہے اور انکو بظاہر اسلام کی طرف اور درحقیقت اپنے مذہب جدید مخالف اسلام و جملہ سماوی ادیان کیطرف دعوت کرتا رہتا تہا - لہذا اس پیشگوئی مین جہوٹا ہونیکے سبب اون کو بہی یہ حق پیدا ہو گیا ہے کہ وہ اسپر ہنسین اور اڑائین اور خوشیان منا دین اور اسکو صلواتین سنائین ✤

ان مخالفین اسلام کی زبانون سے کادیانی کو برا کہلانے مین بہی خدا تعالےٰ کو اسلام و مسلمانون کی حمایت و تائید منظور ہے - لہذا وہ من حیث لا یشعرون ہو بے قصد دین اسلام کی تائید کر رہے ہین - چنانچہ مضمون آیندہ مین اسکا ثبوت آیات و احادیث سے دیا جاویگا -

الغرض اس انعام کو ہر ایک فرقہ اپنے حق مین انعام و احسان آلہی سمجھ رہا ہے اور اسپر خدا تعالےٰ عز و جل کا شکریہ ادا کر رہا ہے - اور مسلمان تو خصوصیت کے ساتھ رات دن اس احسان کا شکریہ ادا کرتے ہین - کہ خدا تعالےٰ نے لاکھون جاہل مسلمانون کو اس کافر ظالم کے دام تزویر سے بچا لیا - اور اشاعۃ السنہ اور بہی خصوصیت کے ساتھ تہ دل اور بال بال سے اس احسان خداوندی کا شکریہ ادا کرتا ہے کہ خدا تعالےٰ نے اسکے مقالات و بیانات کا صدق عام اہل اسلام پر ظاہر کیا اور اس دشمن اسلام پر اسکو فتحیاب فرمایا - وہ اس شکریہ مین بزبان حال اس رباعی کا ورد کر رہا ہے

اگر ہر موئے من گردد زبانے ✤ ز تو رانم بہر یک داستانے
نیارم گوہر شکر تو سفتن ✤ سر موئے ز احسان تو گفتن

ذیل مین اہل اسلام کے ان اشتہارات و اخبارات کا جو ان پیشگوئی کے دروغ ظاہر ہونے پر انہون نے شائع کئے ہین، خلاصہ مضمون نقل کرتے ہین جس سے دو غرضین پیش نظر ہین - ایک یہ کہ اس سے اس خوشی کا اہل اسلام کا جمہوری ہونا ثابت ہو - دوسری غرض یہ کہ اس سے کادیانی اس کذب [illegible]

کا کہ مسلمانون نے عیسائیون کی فتح پر مسرت ظاہر کی۔ اور عیسائیون کے مقابلہ مین اسلام کی شکست مان لی ہے"۔ ازالہ ہوا اور یہ ثابت ہوا کہ مسلمانون نے اس پیشگوئی مین ایک کاذب (کادیانی) کے جھوٹے ہونیکو اسلام کی فتح سمجھکر اسپر خوشی ظاہر کی ہے۔ عیسائیون کی فتح بمقابلہ اہل اسلام تسلیم نہین کی۔ اور نہ اسپر مسرت ظاہر کی ہے۔ بلکہ ان اشتہارات و اخبارات مین تو انہون نے عیسائیون پر بھی ویسی ہی لے دی کی ہے۔ جیسی کہ کادیانی پر کی ہے۔ اور بعض عیسائیون کی اس بے انصافی پر کہ انہون نے اس فتح کو بمقابل اسلام قرار دیا ہے۔ خوب خبر لی ہے اور انکی اس شوخی و گستاخی کا جو بحق اسلام اُن سے سرزد ہوئی ہے کافی سزا دی ہے۔ کادیانی مسلمانون پر یہ تہمت لگا کر اپنے دام افتادہ جاہل مسلمانون کو دہوکہ دینا اور اپنا ہار روبنانا چاہتا ہے۔ اور فی الواقع مسلمانون مین ایک شخص بھی ایسا نہین ہے جو اس پیشگوئی مین کادیانی کے جھوٹا ہونے سے عیسائیون کو اسلام پر فتحیاب سمجھتا یا کہتا ہو۔

خلاصہ مضامین اشتہارات اہل اسلام متضمن اظہار مسرت بر شکست کادیانی نافرجام

سب سے پہلا اشتہار اس عنوان کا ہے۔

کی تصدیق پاتے ہین کہ خدا اپنے دین اسلام کی کیسی تائید کرتا ہے جو لوگ اس دین کی اہانت کرتے اور اس دین کو بگاڑنا چاہتے ہین ہمیشہ ذلیل و خوار ہوتے ہین۔ چنانچہ مرزا کادیانی کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہوا کہ تمام مخلوق کی نظرون مین ذلیل و رسوا ہوا کہ آتھم امرتسری باوجود پیرانہ سالی کے پندرہ مہینے کی مدت مین (جسمین کئی فصول ہیضہ بھی ہوئین) نہین مرے۔ نہ صرف آتھم بلکہ ایک اور صاحب بھی (جنکی موت کے بعد مرزا صاحب اسکی بیوی سے نکاح کرنا تھا جسکی مدت حسب شہادت شہادت

القرآن مصنفہ مرزا صاحب ۲- اگست ۱۸۹۴ء کو پوری ہوگئی ہے) نہین مرے - ۵

تھے دو گھڑی سے شیخ جی شیخی بگھارتے + وہ ساری انکی شیخی جھڑی دو گھڑی کے بعد

کیا آج کوئی نہین جو مرزا کا ساتھ دیوے حکیم نور الدین کہان ہین احسن صاحب کہان ہین پنجاب گزٹ کے ایڈیٹر کہان - نوجوان یا ض ہند کے مینیجر جو مارے خوشی کے پہولے نہ سماتے تھے کہان - وہ سیالکوٹ کے کچرا السعدو کہان ہین جو مسلمانون کو ابوسفیان کا نقشہ بتلاتے تھے - کہان ہین خواجہ صاحب لاہوری کہان ہین سچ ہے اور بالکل سچ ہے - ولو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین مگر افسوس صد افسوس عیسائیون کے حال پر کہ انہون نے مسلمانون کا اسمین ناحق دل دکھایا - اور اپنی عادت قدیمہ کے موافق بدزبانی سے کام لیا - الخ“

ناظرین! اس عبارت مین غور کرو - اور انصاف سے کہو کہ اس اشتہار مین اسلام کی فتح پر خوشی منائی گئی ہے یا عیسائیون کی فتح پر اور اسمین عیسائیون کی حمایت پائی جاتی ہے یا انپر لے دے و ملامت

دوسرا اشتہار اس عنوان کا ہے -

ضیاء الاسلام

(مثیل الدجال اور پولوسی فرقہ کی مباحثہ کا اثر - مثیل الدجال کی روسیاہی)

جسکو مولوی و حکیم و ڈاکٹر غلام رسول صاحب نے شائع کیا ہے - اسکی ابتدائی چار سطرون مین تو کادیانی کی روسیاہی کا بیان ہے - باقی تمام اشتہار مین عیسائیون کا رد ہے - اس مقام مین اسکی چند سطرین نقل کی جاتی ہین ہم عیسائیون کے اشتہار کے بارہ مین نہایت افسوس ظاہر کرتے ہین کہ انہون نے بے وجہ خوشی سے اشتہار کا نام محمدیون اور عیسائیون کا جنگ مقدس رکہا - حالانکہ خود اپنے اشتہارون مین مان چکے کہ مرزا خارج از دائرہ اسلام ہے - پہر ایسا لکہنے کی وجہ معلوم نہین مگر عیسائی صاحبون کی کسی ضرورت داعیہ نے مجبور کیا ہوگا - چنانچہ پہلا خط فلپیون کا باب ۱ - آیت ۱۸ - بس کیا ہے - ہر طرح سے مسیح کی خبر دی جاتی ہے خواہ مکاری سے خواہ سچائی سے - الخ اور حق بھی یہی ہے کہ یہہ لوگ اپنے بزرگ کی کلام کی پیروی ضرور کرین - ورنہ دینداری مین ضرور دھبہ لگیگا - کیا کوئی صاحب پولسی مذہب والون کو تربیت دینے

کے پہلے خط باب ۹- آیت ۱۸ سے ۲۳ تک عمل کرنیوالوں کو الزام دیسکتا ہے؟ ہرگز ہرگز نہین بلکہ ایسی چال چلنا توان پر فرض ہوگا- کیونکہ پولوس مقدس تو ہمیشہ اپنی رائے فخر کے ساتھ بدلتے رہتے ہین"

ناظرین! اس عبارت مین اسلام کی حمایت مین عیسائیونکی خبر لیگئی ہے؟ یا انکی فتح بمقابلہ اسلام تسلیم کی گئی ہے-؟ تیسرا اشتہار اس عنوان کا ہے-

اثر مباہلہ عبدالحق غزنوی بر غلام احمد کادیانی

جسکو صوفی عبدالحق غزنوی نے شائع کیا- اور اسکے شروع مین آیت فَبُهِتَ الَّذِي كَفَرَ جسکا خلاصہ مضمون یہ ہے کہ کافر (یعنے کادیانی) مبہوت ہوگیا نقل کرکے یہہ بیت لکھا ہے- ؎

كذبت والله في دعوى نبوتك تَبَّتْ يَدَاكَ ستصلى فِي غِلٍّ سعرا

یعنی بخدا تونے (اے کادیانی دعوی نبوت مین جہوٹ بولا ہے تیرے ہاتھ ٹوٹ پڑین تو شتاب دوزخ مین داخل ہوگا- (یعنے اگر اس دعوی پر مرا) اسکے بعد لکہا ہے کیون مرزاجی- مباہلہ کی لعنت اچھی طرح پڑگئی یا کچھ کسر ہے- منہہ اچھا کالا ہوا- یا کچھ فرق ہے- پہر بہی الہام اور مسیحائی کا لاف گزاف مارو گے یا خاتمہ ہے بیشرمی کا- آپ تو مسیح موعود مجدد وقت مہدی منتظر تہے- آپکا دعوے و الہام پیشگوئیان ایسی جہوٹی و بہتان و بکواس نکلین تو تیری امت کا کیا ٹہکانا ہے- آپکا الہام کیون فیل ہوگیا- آپ جو فرماتے تہے کہ مباہلہ کے بعد جو باطل پر ہوگا- وہ ذلیل اور زرد سیاہ ہوگا- وہ سچ نکلا یا جہوٹ آپنے جو مولوی عبدالجبار صاحب کیطرف خط بہیجا تہا کہ مین اپنے الہام پر ایسا ایمان رکہتا ہون جیسے کتاب اللہ پر اب بہی وہی ایمان ہے یا کچھ فرق آگیا- کیون مرزاجی پنڈتون اور جوتشیون اور برہمنون کی بہی توکبہی پیشینگوئیان سچی نکلتی ہین آپکے الہامات کیون سب کے سب جہوٹھ اور غلط نکلتے ہین- چنانچہ تمہاری چند پیشین گوئیان نمبروار ذکر کیجاتی ہین-

اسکے بعد کادیانی اول پیشگوئی مین موت عبداللہ آتھم- پرچہ جنگ مقدس سے بالفاظ کادیانی

کی تاثیر نہیں تو اور کیا ہے کہ مرزا اپنی زبان سے شیطان بدکار لعنتی بنگیا اور اسی زبان سے عیسی مجدد۔ مہدی بنتا ہے۔ اب کس بے شرمی و بیحیائی سے زندگی بسر کرے گا ؎

گر نماندے از وجود تو نشان ✣ نیک بودے زین حیات چون سگان ✣ زاغ گر زاد بجائے مادرت ✣
نیک بود از فطرت بدگوہرت ✣

دوسری ڈبل پیشگوئی مرزا کی شہادت القرآن مطبوعہ پنجاب پریس سیالکوٹ ۱۸۹۳ء صفحہ ۸۰ مین یہ کہی ہے "پہر ماسوا اسکے بعضے اور عظیم الشان نشان اس عاجز کی طرف سے معرض امتحان مین ہین جیسا کہ منشی عبداللہ آتھم صاحب امرتسری کی نسبت پیشینگوئی جسکی میعاد ۵ جون ۱۸۹۳ء سے ۱۵ مہینے تک اور پہر مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری کے داماد کی نسبت پیشینگوئی جو پٹی ضلع لاہور کا باشندہ ہے جسکی میعاد آج کی تاریخ سے جو ۲۱ ستمبر ۱۸۹۳ء ہے۔ قریباً گیارہ مہینے باقی رہ گئے ہے۔ یہ تمام امور جو انسانی طاقتون سے بالکل بالاتر ہین ایک صادق یا کاذب کی شناخت کیلئے کافی ہین۔ اب مرزا احمد بیگ کے داماد کی موت کی میعاد ۲۱ اگست ۱۸۹۴ء مین پوری ہوچکی۔ اور وہ راولپنڈی مین اپنے ماموں رسالدار کے پاس نوکر ہے بالکل صحیح و سالم خوش و خورم ہے یہ مباہلہ کی تاثیر نہیں تو اور کیا ہے ؎ ولکن اعمی القلب لیس یہتدی

جب ہوا دشمن جان ہو تو کیونکر ہو علاج ✣ کون رہبر ہو سکے جب خضر بہکانے لگے

پہر کادیانی کی تیسری اور چوتھی پیشگوئی نقل کرکے اسکا کذب ثابت کرکے آخیر مین پادریون پر لے دی کی اور یہہ بات کہی ہے کہ عیسائیون کے حال پر سخت افسوس ہے کہ وہ انصاف کا خون کرتے ہین کہ کادیانی کے جہوٹے ذریعے اہل اسلام پر فخر کر رہے ہین۔ باوجودیکہ علماء اہل اسلام کادیانی کو اسلام سے خارج کرچکے ہین"

ناظرین! اس عبارت کو ہی انصاف سے دیکہنا اور ایمان سے کہنا کہ اس اشتہار مین کادیانی کو کافر ٹہیرا کر اسپر اپنی فتح کا دعوے کیا ہے یا عیسائیون کی فتح کا بمقابلہ اسلام

چوتہا اشتہار اس عنوان کا ہے۔

مسیح کاذب کادیانی مرزا غلام احمد قادیانی کی کوئی پیشگوئی (زٹل) جہوٹی ہونے کے سبب سے پادری صاحبان کا اہل اسلام پر طعن کرنا بالکل غلط ہے اور خود انہین کی تحریرات و مسلمات کے برخلاف

جبکو منشی و مولوی محمد سعد اللہ صاحب سعدی لودیانوی یادگار سعدی شیرازی اور دیگر مسلمانان لودیانہ نے شائع کیا ہے اسکے شروع مین یہہ لکہا گیا عوام و خواص پر واضح ہے کہ موضع کادیانی ضلع گورداسپور مین ایک شخص مسمّٰے بہ مرزا غلام احمد نے کئی سال سے ایسے ایسے دعاوی و عقاید پہیلائے تہے جنکے سبب سے علمار اسلام نے از روے شریعت اسپر کفر کا فتوے دیکر عام مسلمانون کو آگاہ کر دیا تہا کہ یہہ شخص اسلام سے خارج ہے چند لوگ جو بوجوہ مختلفہ اسکے دام تزویر مین آچکے تہے اسی طرح پہنسے رہے۔ ذیقعدہ ۱۳۱۰ہجری مین بن بلائے پادریون کے مقابلہ مین کہڑا ہو گیا۔ کہ مین مسلمانون کی طرف سے تمہارے ساتھ بحث کرونگا۔ اور بعض عقل کے اندہے اسکے ساتھ ہو لئے حالانکہ پادری کلارک صاحب اسی جلسہ مناظرہ کے پریزیڈنٹ نے قبل از مناظرہ اہل جنڈیالہ بانیان مناظرہ کو لکہا بہی کہ تم ایک ایسے بزرگ کو بحث کے لئے پیش کرتے ہو جبکو ایک محمدی شخص بہی تصور کرنا مشکل ہے۔ علمار اسلام پنجاب و ہندوستان نے اس مرزائی قادیانی کو دجال کذاب ملعون ملحد دایرہ اسلام سے خارج وغیرہ وغیرہ لکہا ہے۔ لیکن یہ بن بلایا مہمان ان احمق مسلمانان کے سر ہی چڑہ گیا اور جلسہ مباحثہ مین مان نہ مان مین تیرا مہمان جا کودا۔ اپنی خود کامی و خود غرضی جو اسکے خمیر مین ہے یہان بہی وہی اسکی مدنظر تہی یعنے کوئی ایسی تدبیر کرون جسسے میری سمعیت سر سبز ہو۔ اور پیشتر اہل اسلام نے جو جو مناظرہ اہل کتاب سے کئے ہین۔ اسلئے میرا مناظرہ عوام کی نظر مین ممتاز ہو جائے۔ عیسائیون کے عقاید باطلہ مثلاً تین خدا۔ خدا کا بیٹا۔ کفارہ وغیرہ کا رد کوئی تحقیق پارتے تہی جو آپ مرزا نے کرکے دکہاتا ۔ مولوی رحمت اللہ صاحب اور پادری فنڈر صاحب کے

مباحثے مین خوب ٹ ہو چکے ہین۔ نئی بات یہ تہی کہ کسی طرح بیہری مسیحیت کا سکہ جمے چنانچہ فریق ثانی
کا مناظر عبداللہ آتہم جو ایک سن رسیدہ بشتیاب آدمی تہا۔ ایام مناظرہ مین اسکو بیمار دیکھکر
کذاب کادیانی نے یہہ زٹل ہانکدی کہ پندرہ مہینہ تک یہہ شخص مرجائیگا۔ اور اسکے بعد کئی کتابون
مین اسکی تشہیر خوب واضح طور پر کردی۔ اور اسکے نہ مرنے کی صورت مین اپنے لئے سخت سزائین جو
مخالف چاہین منظور کین میرے گلے مین رسہ ڈالا جائے۔ میرا منہہ کالا کیا جائے۔ مجھے سولی
دیا جائے۔ پھانسی پر لٹکایا جائے۔ تمام شیطانون بدکارون اور لعنتیون سے زیادہ لعنتی قرار
دیا جائے۔ مین ہر ایک بات کے لئے طیار ہون۔ ایک ضعیف العمر آدمی کو ایسی دہمکیان سخت برا اثر
پہنچاتی ہین۔ ادہر مسلمانون سے مباہلے کی ٹہیرائی کہ وہ مجھے عیسی ومہدی ونبی ورسول مثیل عیسی کیون
نہین مانتے۔ اہل اسلام مین سے ایک مرد صالح عبدالحق (عافاہ اللہ) غزنوی مقیم امرتسر میدان مین اٹہا۔ اور
جناب باری مین کادیانی کے مقابل آکر اس عجز ونیاز سے جہوٹے پر لعنت کہی کہ اہل بصیرت کی نظر مین
جہوٹے پر اسکا اثر اسیوقت نمایان تہا۔ اور اسکی قبولیت کے آثار آج ایک جہان دیکھہ رہا ہے۔ قادیانی کو یہ
روز بد ایسی سخت ذلت ساتہہ لیکر پیش آگیا جو اسنے اپنی لعنت مین جہوٹے کے لئے اپنے مونہہ سے کہی تہی۔ ۵ جون
۱۸۹۳ء مطابق ۱۹ ذیقعدہ ۱۳۱۰ ہجری کو یہہ گپ قادیانی لگائی تہی جسکی مدت اسلامی تاریخ کے مطابق
۱۸ صفر ۱۳۱۲ ہجری کو پوری ہو چکی۔ اس وقت مرزا کی طرف سے یہ عذر ہوا کہ گو ہم اسلام کے مدعی ہین لیکن
یہان ہماری مراد انگریزی مہینے ہین۔ خیر ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء کو وہ بہی ہو چکی۔ آدہی رات گذر کر آج ۶ تاریخ کا
دن ہے اور آتہم مذکور چنگا بہلا زندہ موجود ہے۔ کوئی شخص بن آئی نہین مرسکتا۔ خواہ اپنے ہاتہ سے اپنے
مرنیکی کوشش کرے پہر کیسی تدابیر علمی عملی سحر مسمریزم وعمل الترب وغیرہ سے کیا ہوسکتا ہے لودیانہ
کے پرانے مسیحی پادریون نے یہان کے مرزائی نئے مسیحون کو خوب شرمندہ کیا اور انکی روزمرہ کی لن ترانیون
پر خوب فضیحت کی کہ وہ منہہ چہپا کر اپنے اندر جا گہسے۔ یہ تو انکو حق تہا جو کچھ چاہتے کرتے کیونکہ قادیانی اپنے
لیے سب سزائین منظور کر چکا ہے۔ اسکے چیلے بہی اسکے مستحق ہین۔ پرانے مسیحون نے کچھ بیجا الفاظ بحق اسلام
بہی اس خوشی مین آکر لکہہ مارے ہین جو انکے بیجا التعصب پر دلالت کرتے ہین۔ اس مباحثہ مین کوئی مسلمان جسکو

محمدی یعنے امت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہا جاوے۔ عیسائیون کے مقابل نہ تہا۔ تماشائی ہونا اور بات ہے ایسے تو ہندو بہی شریک ہوگئے نہایت افسوس ہے کہ کادیانی کا خانہ زاد سالا جو نہوڑی مدت سے پرانے مسیحون مین ملا ہے اس جہگڑے کا نام مسیحون اور محمدیون کا جنگ مقدس رکہے۔ یہ خود نیا مسیحی اور مسلمانون کا فتوی اپنے نئے مسیح کے حق مین دیکھ چکا تہا اور کچھ نہین تو پادری کلارک صاحب کا اشتہار تو دیکہا ہوگا جو اہل جنڈیالہ کے لئے مشتہر ہو چکا ہے" اور اسکے اخیر مین سعدی لودیانوی کی نظمین و غزلین ہین جسکو اہل اسلام کمال شوق سے پڑھتے ہین۔ ازانجملہ چند ابیات اسمقام مین نقل کئے جاتے ہین ۔

ور جو سہا چند بتابد شرے چند ۔ در بلغ بماند شجرے بے ثمرے چند

مرزا تو بی الحق فرط اعور دجال ۔ گشتند دوان در پس تو کور و کرے چند ۔ تصدیق نصاری بیوانزد تو عجب نیست

دجالی و دجال و ہدشان بسرے چند ۔ بگرفت یکے در یتیم آسلے از وست ۔ در سلک غزل سفت جو صدا گہرے چند

بنما بصفا نزد کے گوہر خود را ۔ عیسٰی نتوان گشت بتصدیق خرے چند

ناظرین! اس اشتہار کی نثر و نظم بلکہ عنوان ہی بتا رہا ہے کہ یہہ اشتہار عیسائیون کے دعوے فتح بمقابلہ اسلام کا رد ہے۔ نہ اسلام پر انکی فتح پانیکا اثبات۔

پانچوان اشتہار اس عنوان کا ہے۔

فتح اسلام بہ شکست کادیانی ناکام

اسکو بہی سعدی لودیانوی و دیگر مسلمانان لودیانہ نے شائع کیا ہے اسکا عنوان صاف بتا رہا ہے کہ اس اشتہار کے مشتہرین نے کادیانی کو جہوٹا ہونیکو اسلام کی فتح قرار دیا ہے نہ عیسائیون کی فتح بمقابلہ اسلام۔ اس اشتہار مین کادیانی کے اس عذر مصداق عذر بدتر از گناہ کا جو دور و قہ اشتہار ۹ ستمبر ۹۳ء کے ذریعہ سے کادیانی نے شائع کیا ہے۔ کمال خوش اسلوبی سے جواب دیا ہے۔ اس مقام میں اس جواب کے لمبے ہونے کے سبب اسکا اختصار نہین کیا گیا۔ ہان اسکی نظم کے چند اشعار نقل کئے جاتے ہین وہ یہ ہین

ارے او بے وفا غدار مرزا ۔ ارے بر گشتہ و مکار مرزا ۔ مسیح کاذب مہدی کذاب

سراپا جہوٹ کے انبار مرزا ۔ تیرا جہوٹا سا مونہہ اتنی بڑی بات ۔ نہ ہو کیونکر ذلیل و خوار مرزا

پڑھے گی ہر طرف سے تجھ پہ لعنت + بس اب ہر وقت رہ طیار مرزا + ذرا خوش ہو کے گھر جاکر دکھانا
لگے ہیں لعنتوں کا عار مرزا + خفا مت ہو کہ عبدالحق سے تونے + طلب کی تھی یہی بھٹکار مرزا
نشانہ کیسا اس تیر دعا کا + ہوا تیرے جگر سے پار مرزا + تجھے روتے ہی گذرے پندرہ ماہ
ہوئی حالت یہ تیری زار مرزا + ولے پھر بھی نہ مرنے پایا آتھم + وہ ہے پہلے سے بھی طیار مرزا
رگ جان کاٹنے آیا تھا تیری + ستمبر کی چھٹی کا تار مرزا + کہاں ہیں سیالکوٹی واحد العین
تیرا مداح کج رفتار مرزا + کہاں ہے تیرا نوردین احسن + فصیح و حامد طرار مرزا
مصیبت ہر طرف سے تجھ پہ آئی + انہیں سے کر تو استفسار مرزا الخ وله ایضاً
غضب تھی تجھ پہ ستمگر چھٹی ستمبر کی + نہ دیکھی تونے نکلکر چھٹی ستمبر کی + ہے کادیانی ہی جھوٹا امر نہیں آتھم
یہ کوچ اٹھا امرتسر چھٹی ستمبر کی + تیرے حریف کو فیروزپور سے لائے + یہ ریل ہے جو بنی آخر چھٹی ستمبر کی
ذلیل و خوار ندامت بپا رہی کیسی تھا + تیرے مریدوں پہ محشر چھٹی ستمبر کی + یہ لودیانہ میں مرزائیوں کی حالت تھی
کہ جینا ہو گیا دوبھر چھٹی ستمبر کی + سوا برس کے تھے امیدوار سب مایوس + مرید اعرج و اعور چھٹی ستمبر کی
مسیح و مہدی کاذب منہ کی کھائی + یہ کہتے پھرتے تھے گھر گھر چھٹی ستمبر کی + ہر روسیاہ شیل و مسیلم و اسود
بالاعدہ کادہ رہبر چھٹی ستمبر کی + یہ کادیانی کی تذلیل کیلئے تھی ؟ بتا + مباہلہ کا اثر گر چھٹی ستمبر کی الخ

چھٹا اشتہار اس عنوان کا ہے -

نئے اور پرانے عیسائیوں کے جنگ مقدس کے نتیجے پر محمدیوں کا ریویو

جسکو میاں امام الدین صاحب ساکن لاہور محلہ گیلانیاں نے شائع کیا ہے - اسمیں اول سے آخر تک عیسائیوں ہی پہ بے دلی ہوئی ہے - کادیانی کی بھی کہیں واجبی خدمت کی گئی ہے مگر وہ ضمنی و طفیلی ہے - اسکے ابتدائی فقرات کا خلاصہ یہ ہے - محمد سعید مسیحی صاحب کو واضح ہو کہ تمہارا اشتہار بنام مسیحیوں اور محمدیوں کے جنگ مقدس کا نتیجہ ہماری نظر سے گذرا - جو کچھ تمنے قادیانی صاحب کی نسبت لکھا اس سے ہمکو کچھ سروکار نہیں کیونکہ ہم خود اس تمہارے جنگ و جدال سے پہلے ہی قادیانی صاحب کو دجال مردود کاذب بے ایمان

وغیرہ سمجھتے ہیں اور وہ بالکل محمدی نہیں۔ اور اشتہار کو ورنا اہل اسلام کو (جو اوسکو عیسائی جانتے سمجھتے ہیں) اہل اسلام کی طرف سے مناظرہ قرار دینا سراسر نادانی اور کم فہمی پر مبنی ہے۔ اور اوسکی ہار جیت کو اہل اسلام کی ہار جیت تصور کرنی اس سے بڑھکر حماقت کی کیا نشانی ہے؟

ناظرین! بتاؤ عیسائیون کی تائید ہے یا اُن کا سراسر رد ہے۔

ساتوان اشتہار اس عنوان کا ہے۔

مرزائی الہام اور مسیحی تعلیم پر مختصر ریمارک

جسکو غلام احمد صاحب انگر ساکن کٹڑہ بھنگیان امرتسر نے شائع کیا ہے اسکے نصف حصہ میں کادیانی کے عذر بدتر از گناہ کا جو دو ورقہ ۹ ستمبر ۱۸۹۴ء کے ذریعہ سے اپنے شائع کیا ہے۔ جواب ہے۔ اور نصف حصہ میں بڑلے عیسائیون پر لے دی

آٹھوان اشتہار اس عنوان کا ہے۔

غلام کادیانی اور اسکے الہام شیطانی

یہ اشتہار ضمیمہ اخبار وزیرالاسلام لاہور میں شائع ہوا ہے۔ اسمیں پہلے کادیانی کی خبر لی ہے پھر بڑلے عیسائیون پر لے دی کی ہے۔ اس قسم کے اور بہت اشتہار اہل اسلام کیطرف سے شائع ہوئے ان سب کے اختصار و تلخیص سے بہت تطویل متصور ہے۔ ان اشتہارات میں سے کسی اشتہار میں عیسائیون کی فتح بمقابلہ اسلام تسلیم نہیں کیگئی۔ اور نہ اسپر مشتہر نے مسرت ظاہر کی ہے۔ آتھم دعوی میں کادیانی نے مسلمانوں پر افترا کیا۔ اور اپنے دام افتادہ سادہ لوحوں کو دہوکا دیا ہے۔ اب ہم بعض اسلامی اخبارات کا خلاصہ مطالب ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔

خلاصہ مطالب بعض اسلامی اخبارات

واضح ہو کہ ہندوستان کے اکثر اخبارات نے اسلامی ہوں خواہ غیر اسلامی۔ جس پیشگوئی کے اوقوع

ہونے پر کادیانی کو دروغگو قرار دیا اور اسکے مقابلہ مین مسلمانون کی فتحیابی کا اعتراف اور اسپر مسرت کا اظہار کیا ہے۔ کسی نے اس مقابلہ مین عیسائیون کو مسلمانون کو فتحیاب نہین کیا ہم اس مقام مین صرف چند اسلامی اخبارون کا خلاصہ مطلب نقل کرتے ہین۔

خلاصہ اخبار جریدۂ روزگار مدراس

اس نامور اور مشہور اخبار دکن مدراس نے پرچہ ۲۲ ستمبر ۱۸۹۴ء اس پیشگوئی کے متعلق لاہور کے ایک اخبار سے جو مضمون نقل کیا ہے اسکا خلاصہ یہ ہے: "مرزا صاحب کی پیشگوئی کے غلط ثابت ہونے پر مسلم ہے کہ انکے معتقدین کو بہت رنج اور پریشانی ہوئی ہے اور وہ بہت شکستہ دل ہو گئے ہین اور واقعی انہین ہونا ہی چاہیئے۔ کیونکہ ان کے مریدون مین سے ہر ایک کے دل مین یہ بات اچھی طرح بیٹھ گئی تھی کہ پیشینگوئی ضرور صحیح ہوگی۔ اور عبد اللہ آتھم مرین گے۔ اور ضرور مرین گے۔ زمین و آسمان ٹل جائین گے اور یہ پیشین گوئی نہ ٹلیگی۔ مگر افسوس ہے کہ پیشینگوئی صحیح نہ نکلی۔ اور اسپر مخالفین مرزا صاحب کو بہت کچھ مضحکہ اڑانیکا موقع ملا۔ ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء کو اس پیشین گوئی کی میعاد پوری ہو گئی اور ۶ ستمبر کو صبح کے ساڑھے سات بجے عبد اللہ آتھم صحیح و سلامت فیروزپور سے لاہور پہنچے۔ اور ۱۰ بجے کی گاڑی مین امرتسر کو روانہ ہو گئے۔ جہان عیسائیون نے بڑا بھاری جلسہ کیا اور حد سے زیادہ خوشی منائی۔ اب عام کی نظرین اس بات کی طرف لگی ہوئی تہین کہ مرزا صاحب اپنی اس صداقت پر کیا ارشاد فرماتے ہین چنانچہ مرزا صاحب نے لوگون کے انتظار کو رفع کر دیا ہے۔ اور انہون نے اس معاملہ پر ایک تقریر شایع کر دی ہے اسکو طول ہونے کے باعث تو ہم بلفظہ شایع نہین کر سکتے۔ مگر خلاصہ اسکا یہ ہے۔ (اسکے بعد ان کادیانی کے عذر بدتر از گناہ کا خلاصہ (جو مضمون آیندہ مین منقول ہوگا) نقل کر کے اسکے بعد کہا ہے۔

مرزا صاحب اسمعاملہ مین خواہ کچھ ہی کہین اور عیسائی صاحبان اسکا خواہ کچھ ہی جواب دین مگر اسلام قدیم کے ماننے والے مسلمان کبھی اسکو اسلام کے متعلق نہین سمجھینگے۔ کیونکہ انکو مرزا صاحب کی نہ اس پیشگوئی پر اعتقاد تھا۔ اور نہ اس تقریر پر یقین اور اعتقاد ہے۔ اسلیئے عیسائیون کو اس گھمنڈ مین نہ آجانا چاہیئے۔ کہ مرزا صاحب کی پیشینگوئی صحیح نہ نکلنے پر وہ اسلام پر فتحیاب ہو گئے۔ یہ پیشین گوئی کا

کا معاملہ خاص مرزا صاحب کی ذات سے متعلق تہا۔ جنکو مثیل مسیح اور الہام ہونیکا دعویٰ تہا۔ اور جسکو بجز تہنے چند انکے مریدون کے راسخ الاعتقاد مسلمانون نے اس وقت تک ہرگز نہ مانا اور نہ آیندہ مانینگے

خلاصۂ سراج الاخبار جہلم

اس اخبار کے پرچہ ۴ ستمبر ۱۸۹۴ء مین کادیانی کے جہوٹا ہونے پر اور پہر اس جہوٹا ہونے کے بعد عذر بدتر از گناہ کرنے پر جو مضمون شایع ہوا ہے اوسکی عبارت یہ ہے۔

مرزا صاحب قادیانی کی پیشگوئی مسٹر عبداللہ آتہم کی نسبت جس صراحت و وضاحت سے بالکل خلاف واقع اور سراسر غلط نکلی ہے اگر مرزا صاحب کو کچہہ بہی شرم و حیا ہوتا تو یقین تہا کہ وہ صاف صاف الفاظ مین اپنی غلطی اور سہو و خطا کا اقرار کر لیتے اور بیچارے الہام کو بدنام اور مضحکہ طفلان نہ بناتے مگر اب جو انہون نے اپنی پیشگوئی کے غلط ثابت ہونے پر ۹ ستمبر ۱۸۹۴ء کو ایک تقریر "فتح اسلام" کے بارے مین "مختصر تقریر" کے عنوان سے شایع کی ہے۔ اور جسکی دو کاپیان براہ راست کادیان سے ہمارے پاس بہی پہنچی ہین۔ اوس سے ثابت ہوا۔ کہ مرزا صاحب صرف چالبازی و ہٹ دہرمی اور بیجا تاویلین کرنے مین ہی یگانہ آفاق نہین ہین۔ بلکہ پہلے درجے کے ڈہیٹ اور بے شرم اور بیچ شرم چہ گتی ست کہ پیش مردان بیاید کے مصداق بہی ہین۔ آپ اپنی تحریر مذکور مین لکہتے ہین۔ پہر اس عذر بدتر از گناہ کا خلاصہ (جو مضمون آیندہ مین بیان ہوگا) نقل کر کے اسکا دندان شکن جواب دیا ہے اور آخیر مضمون پر کہا ہے۔ "ہماری دانست مین مرزا صاحب کو چاہیئے کہ مرزا احمد بیگ صاحب کے داماد کی پیشگوئی کی نسبت ابہی سے کوئی تاویل گہڑ کر شایع کر دین کیونکہ اسکی میعاد کے ختم ہونے مین بہی صرف چند روز باقی رہتے ہین۔ اور وہ نوجوان اس وقت مزے سے راولپنڈی مین دندنا رہا ہے"

خلاصہ اخبار وفادار لاہور

اس اخبار کے پرچہ ۱۵ ستمبر ۱۸۹۴ء مین بڑا بسیط مضمون درج ہے جسمین کادیانی اور پرانے عیسائیون دونون کی اچہی خبر لیگئی ہے۔ اسکا خلاصہ نقل کیا جاتا ہے۔

مرزا کادیانی کی پیشین گوئی

اور

مسٹر عبداللہ آتہم صاحب کی مذہبی صداقت

سچ کہنے مین بدترین خطرات - جہوٹ کہنے مین ضمیر پر بدنما دھبہ - گویم مشکل وگرنہ گویم مشکل کا سا معاملہ ہیں جہوٹ سے گریز اور توبہ ہزار توبہ - ہان راستی موجب رضائے خداست - مرزا کادیانی کی مسٹر عبداللہ آتہم صاحب کی نسبت پہلی پیشگوئی غلط - اغلط جہوٹ اور سراسر جہوٹ ثابت ہونے پر بعض عام اور بازاری لوگ ناواقفیت سے اسلام پر بڑے نامعقول فقرات اور اعتراض چہاتے ہین - اور خاص لوگ مگر غیر مذہب والے متانت سے اپنی دلی مذہبی تعصب کے خیالات کے ظاہر کرنے مین اپنا زور قلم دکہا رہے ہین - جو بیشک زبردستی اور غلطی کر رہے ہین پہلے خیال کے لوگ مذہبی امور سے ناواقف ہین مگر دوسرے واقف ہوکر اسلام کی تحقیر پر وضعداری سے کمربستہ ہین - ہم ان دونون خیالات والونکی علت مرزا - کادیانی کی جہوٹی پیشگوئی سمجہتے ہین نہ کچھ اور جسکی وجہ سے ہم بلا تامل اصول مذہب اور مذہبی اشتعال کیوجہ سے ایسا کہنے مین دریغ نہین کرتے کہ اسلام ایسے صادق مذہب اور اسلام کے بانی مخبر صادق پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اصول مذہب کو بدنام - اور انکی تحقیر کرانیوالا مرزا کادیانی ہے نہ کوئی اور جسکے بعد ہم ایسا کہنے مین بے اختیار ہین - کہ او مرزا ! او کادیانی ! او جہوٹے مسیح موعود ! او غلام - احمد کے پاک اور صادق اصول کو اپنی دروغگوئی سے بدنام کرنیوالے - او عبداللہ آتہم والدنا نہیں مرزا ! خداوند خدا تجہے تیری بدنیتی اور تیری جہوٹی پیشگوئی کے صلہ مین اور توجیہ مگر کہ سمکم تیری جہوٹی پیشگوئی کے نتیجہ کے تمام فقرات کا تجہہ پر ہی خاتمہ کرکے تمام دنیا مین تجہے عبرت مجسم بنا کر اسلام کی صداقت کی زیادہ تر صریح نظیر قائم کرے - اور عام طور پر جتلا دے کہ تیری ایسی بدنیتی سے شہرت پسندی کے خیال سے ایسی جہوٹی پیشگوئی کرنیوالے دنیا مین ایسے ذلیل ہوا کرتے ہین -

خلاصہ اخبار وزیر ہند سیالکوٹ

اس اخبار کے پرچہ ۲۰ ستمبر ۹۴ء مین ایک کہلی چٹہی بنام کادیانی مہربین ہے جو بلا لحاظ درج کیجاتی ہے

مرزا صاحب! اگرچہ آپ پر لعنت کی بوچھار تحریرًا و تقریرًا ہر وقت نہ ہر لحظہ بلکہ ہر دم پڑ رہی ہے اگرچہ علماء آپکی تکفیر کر چکے۔ عوام تکذیب اور غیر اقوام تذلیل و تضحیک اگر اس نازک وقت مین آپ کا کوئی ساتھ نہین دیسکتا مگر مین محض از راہ ہمدردی و غمخواری آپکے دل کو بڑہانے کے لئے آپکو اس مشہور انگریزی فقرہ کی طرف متوجہ کرتا ہون جسکے الفاظ یہہ ہین۔ ٹرائی ٹرائی ٹرائی اگین۔ یعنی اگر اس دفعہ کامیابی نہین ہوئی تو نہ سہی۔ دوسری دفعہ سہی۔ اگر دوسری دفعہ بہی ناکامی ہی رہی تو چلو بلا سے تیسری دفعہ ہی سہی۔ آپنے سنا نہین کہ گرگر کرہی سوار ہوا کرتے ہین۔ چلو اگر بچا ہے بیٹا کے بیٹی ہو پڑی تو کیا۔ اگر ۲۱ اگست ۱۸۹۴ء کو احمد بیگ کی بیٹی والا الہام نہین پورا ہو سکا تو نہ سہی۔ اب اگر آتہم صاحب کی موت کا الہام باطل ہو گیا ہے تو کیا۔ آپ تو ماشاء اللہ مرد ہین۔ شرم و حیا کو آپ بالائے طاق رکہین۔ یہ زنانہ وصف آپ جیسے مردون کے شایان حال ہی نہین ہے۔ نشنیدہ کہ گفتہ اند۔ ”شرم چہ کتی ست کہ پیش مردان بیاید“ آپ اپنے الہامات یکے بعد دیگرے ضرور شائع کرتے جاوین اور کیسکی چنین او چنان کیطرف خیال تک نہ کرین۔ خواہ وہ سب کے سب اوسی طرح یکے بعد دیگرے جہوٹے ہی نکلتے جاوین۔ غرض آپ ہمت نہ ہارین اور جہٹ پٹ کوئی کوئی اور تازہ الہام شایع کر دیوین۔ دیکہتے نہین آپ کیا تہے اور کیا بنگئے۔ یہ سب ہمت اور استقلال کا نتیجہ ہے۔ آپ ماشاء اللہ پہلے محض امی تہے۔ آپ عالم بنے۔ پہر درجہ بدرجہ۔ مولف مُصنّف۔ مجدّد۔ ملہم۔ حارث۔ مہدی دوران مسیح زمان مثیل مسیح۔ مہدی منتظر مسیح موعود۔ احمد۔ مثیل محمدؐ۔

(آجکل مثیل مہاراج کرشن جی اور رامچندر جی) حتی کہ آئینہ کمالات مین آپ خود خدا بن بیٹھے۔ زمین و آسمان و مافیہا کے خالق و مدبر وغیرہ وغیرہ۔

مرزا صاحب بڑے بڑے کام تو آپنے بہگتلئے۔ اب مسٹر آتہم کے الہام کے جہوٹا نکلنے پر اپنے ہمت ہار دی تو بس ترکی تمام شد۔ آپکا پرانا اور سیالکوٹ مین سب سے پہلا یار غمخوار ابو المسیح احمد انکم ٹکس کلارک ضلع سیالکوٹ۔

اور اسکے پرچہ یکم اکتوبر ۱۸۹۳ء مین ایک بسیط مضمون شائع ہوا ہے جسکا عنوان یہ ہے

مرزائیون اور عیسائیون کی لڑائی فریقین کی گمراہی اسلام کی سچائی

مرزائیون کی روسیاہی بعد ش کمال درجہ کی بیحیائی

پھر اس مضمون مین نرلنے عیسائیون اور کادیانی دونون کی اچھی طرح خبر لی گئی ہے۔ اور جوبات عنوان مین کہی ہے وہ خوب ثابت کر دکھائی ہے۔

خلاصہ اخبار نور علی نور لودھیانہ

اس اخبار کے دو ایڈیٹر امین۔ ایک مسلمان سنی (مولوی نور محمد صاحب حقانی) دوسرا عیسائی جھوٹی عیسی کم ہاتھ والا مرزائی میان الہ دین جلد ساز سنی ایڈیٹر صاحب نے پرچہ ۲ ربیع الاول ۱۳۱۱ھ مین "مرزا کی پیشگوئی غلط ہونیکا باعث" عنوان قایم کر کے پہلے یہ عذر کیا۔ اور کہا کہ اگرچہ ہم قبل از وقت اپنے اکثر احباب سے مرزا کی پیشگوئی غلط ہونیکی نسبت راے قایم کر چکے تھے مگر بپاس خاطر میان الہ دین[1] صاحب درج اخبار کرنیکو ایک وقت معین پر ملتوی رکھا تھا جسکو اب بارہ تیرہ روز ہوئے اور اس عرصہ مین مرزا اور اسکے چیلون سے کوئی معقول جواب نہ بن پڑا۔ اسکے بعد سنی ایڈیٹر نے اس پیشگوئی کا غلط و دروغ ہونا اور کادیانی کا عامل عمل مسمریزم (مگر ناقص و ناتجربہ کار) ہونا ثابت کیا۔ اور اسکے عذر کا جو اشتہار ۹ ستمبر ۱۸۹۳ء مین اسنے شائع کیا ہے عذر بدتر از گناہ ہونا ثابت کیا ہے۔ عیسائی[2] مرزائی ایڈیٹر نے اس پیشگوئی کے جھوٹ ہونے پر اسکے برخلاف اشتہار دینا چاہا۔ تو لودیانہ کے حواریان کادیانی اسکے گرد ہو گئے۔ اور بولے کہ ہمنے سنا ہے۔ تم حضرت اقدس (اکذب) کے برخلاف

سلہ[1] یہ الفاظ سنی ایڈیٹر صاحب کے مشعر ہین کہ میان الہ دین صاحب مرزائی ہونیکی وجہ سے سنی ایڈیٹر کو پیشگوئی کے برخلاف راے ظاہر کرنے سے مانع رہے۔ ورنہ وہ پہلے ہی سے یہ راے شائع کر دیتے۔

سلہ[2] میان الہ دین کو اس پیشگوئی کے برخلاف راے ظاہر کرنے کے بعد عیسائی مرزا کہنا شاید اس سوال ناظرین کا محل ہوگا کہ وہ تو کادیانی کے عقاید جدیدہ سے تبری ظاہر کر رہے ہین پھر ان کو عیسائی

اشتہار دینے والے ہو۔ اسکے جواب مین ایڈیٹر صاحب مرزائی نے کہا کہ میرا عقیدہ تو وہی ہے جو آپکو معلوم ہے مگر کیا کرون شہر کے لوگ بہت دق کرتے ہین "ان دق کرنے والے مسلمانون حضوصاً نور علی کے خریداران کے پاس خاطر اور خوف سے اپنے اسی پرچہ ربیع الاول مین یہہ مضمون شائع کیا جو بعینہ آپکے الفاظ سے (مگر بحذف و اختصار) نقل کیا جاتا ہے۔ آپ لکھتے ہین۔

جنگ مقدس کی پیشگوئی کا خاتمہ

مرزا صاحب نے امرتسر کے مباحثہ مین مسٹر عبد اللہ آتھم کے پندرہ مہینے کے اندر اندر مرنے کی جو پیشگوئی کی تھی اسکے اخیر مرزا صاحب نے خود ہی بطور فیصلہ یہہ اقرار کیا ہے۔ اسکے بعد ایڈیٹر مرزائی نے وہ عبارت کادیانی پرچہ جنگ مقدس سے نقل کی ہے جو رسالہ نمبر ۲ جلد ہذا کے صفحہ ۳۵ مین منقول ہے۔ اسکے بعد کہا ہے۔ "اب چونکہ اس پیشگوئی کی میعاد گذر کر بارہ تیرہ روز ہو گئے۔ اور عبد اللہ آتھم عیسائی ابتک زندہ اور بالکل تندرست ہے۔ اور مرزا صاحب نے اپنے اشتہار فتح الاسلام مین جو تاویل کی ہے وہ بالکل قابل اطمینان نہین ہے۔ پس اب ہم اپنی طرف سے کچھہ نہین کہتے المرء یؤخذ باقرارہ آدمی اپنے اقرار کے سبب آپ گرفتار

(اشاعۃ السنۃ صفحہ ۲۴)

مرزائی کیون کہا گیا۔ **الجواب**۔ اے حضرات ناظرین! ناظمین اسکی دو وجہ ہین **اول** ان کا وہی قول ہے جو حوالیان کادیانی کے جواب مین اُنہون نے کہا اور وہ متن مین منقول ہے اور وہ ہمکو ایک معزز اور معتبر سُنی مسلمان کے ذریعہ سے پہنچا ہے۔ **دوسری** وجہ یہہ قول خداوندی ہے جسمین ارشاد ہے کہ جو لوگ ایمان لائے پہر کافر ہو گئے پہر ایمان لائے پہر کافر ہوئے پہر اس کفر مین بڑہ گئے خدا انکو نہ بخشیگا اور نہ ہدایت کریگا۔ مگر ہان انکو جو تائب ہو گئے اور اُنہون نے اس فساد کی اصلاح کی اور اپنے دین کو خالص کر لیا۔ وہ لوگ مومنون کے ساتھہ ہین۔ اور میان اللہ دین صاحب کا یہہ حال لودہانہ کے رہنے والون پر مخفی نہین ہے کہ وہ پہلے مسلمان تھے پہر عیسائی مرزائی ہوئے۔ پہر جب میر عباس علی صاحب مرحوم و مغفور کادیانی کے پنجہ سے نکلکر تائب ہوئے ہین تو ان کے ساتھہ میان اللہ دین بھی تائب ہو گئے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ یَكُنِ اللّٰهُ لِیَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِیَهْدِیَهُمْ سَبِیْلًا ۝ (الی قولہ تعالے۔)

اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَاَخْلَصُوْا دِیْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰٓىِٕكَ مَعَ الْمُؤْمِنِیْنَ

(النساء ۲۰ و ۲۹)

ہتوبا۔ اور بگڑا جاتا ہے۔ اور ہم مرزا صاحب کے عقاید جدیدہ سے یعنی اپنے آپ کو مسیح موعود قرار دینا نہیں مانتے ہمارے وہی عقاید ہیں جو پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے صحابہ کرام اور سلف صالحین فرقۂ اہل سنت والجماعت سے برابر ابتک منقول اور متواتر ہیں والسلام۔

العبد۔ کمترین الدین جلد ساز لودیانوی واڈیٹر نور علی نور لودیانہ

خلاصہ کپورتھلہ اخبار

اس اخبار کے پرچہ ۲۲ ستمبر ۱۸۹۴ء میں عنوان "ہر فرد کی زبانیں" قایم کرکے بیان کیا ہے کہ کادیانی نے عیسیٰ ہونے کا دعوی کیا۔ تو اسپر یہ اعتراض ہوا کہ دجال تو ابھی نکلا ہی نہیں عیسیٰ مسیح کیوں نازل ہوا۔ تو اس نے پادریوں کو دجال قرار دیا۔ اور یہ دعوی کیا کہ اسی دجال کے قلع قمع کو خدا نے مجھے نازل کیا ہے تاکہ سحر زنگ کا موم کا بنا آسمانی اعجاز کے پتھر سے توڑ دیا جائے۔ اور چند سادہ لوحوں کو اپنا گرویدہ بناکر تھوڑے عرصہ میں ایک جمعیت بہم پہنچا کر اپنے قرار دادہ دجال کے مقابلہ کے لئے دمشق (کادیان) سے نکلا۔ اور امرتسر میں اسکے مقابلہ میں صف آرا ہوا۔ آخر پندرہ ماہ میں یہ فیصلہ ہوا کہ عین غروب آفتاب کے وقت مسیح کے لشکر پر ہزیمت پڑی اور اسکو جان نثار سر ہاتھ پر رکھکر میدان سے بھاگا اور بجائے اسکے کہ دجال مسیح کے ہاتھ سے باب لد پر قتل ہو بیچارہ مسیح آپ ہی دجال کے ہاتھ سے سخت مجروح ہوکر بھاگ کر دمشق (کادیان) میں جا چھپا۔ اگرچہ کادیانی ایسے زبردست حریف کا مقابلہ

ہوئی۔ اسلام میں آئے جب وہ امرتسر کے مباحثہ عیسائیوں میں شامل ہوئے تو کادیانی کے ملحدانہ اصول اور تقاریر سنکر بے علمی و ناواقفی کے سبب انکو دل پر ٹھیک پڑی اور پھر عیسائی ہو جانیکو ہوئے۔ اور انہیں ایسے پرچہ کو اخبار نور علی نور کو کادیانی کے کمالات کا فوٹو بنا دیا جسکے سبب سے مسلمانان قصبہ روپڑ وغیرہ نے خریداری اخبار سے انکار کر دیا۔ اب اس پیشگوئی سے کادیانی کی روسیاہی دیکھکر اور چاروں طرف کی لعنت و ملامت سنکر پھر مسلمان ہونے کا دعوی کرتے ہیں۔ لہذا حکم آیۃ منقولہ بالا انکے اس اسلام کا اعتبار نہیں جبتک کہ وہ ایک مدت تک کادیانی کے کفریات علانیہ جلسوں میں اور اخبار میں اسی طور پر ردنکریں جس طور پر اس کے محامد و فضائل بیان کر چکے ہیں اور آیت اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا کا پورا مصداق نہ بن جائیں۔

(بقیہ ضمیمہ صفحہ ۲۵)

کرنے سے تمنات لعنت کا مستحق تو ہو گیا لاکن افسوس ہے کہ وہ اس زخم کاری سے جانبر نہ ہو گا اور بعدہٗ جلد روانہ ملک عدم ہو جائیگا اور اسکی نوحہ خوانی کے واسطے یہ مصرع ناموزون نہ ہو گا۔ ع

کہین بلکے خس کم جہان پاک سارے ہو آپ لے مقدس حوارین فرمائیے کیا اسلام صدہا سال سے مسیح کے زیر سایہ اسی فتح و کامیابی کا انتظار کر رہا تھا جو آجکل آپکے مسیح کو نصیب ہوئی ہے۔ کیا سحر فرنگ کا موم کا بت اسی طرح توڑا جاتا ہے۔ کیا بُت پرستی کی بنیاد یونہی اکھاڑی جایا کرتی ہے۔ اِتقوا اللہ اتقوا اللہ اتقوا اللہ اور یہ بہی فرمائیے کہ یہ شکست و ندامت جو آپکے مسیح کو دجال کے مقابلے مین حاصل ہوئی ہے اسکا کسی حدیث مین ذکر ہے کہ مسیح موعود جو حضرت قتل دجال اور ترقی اسلام کے واسطے نازل ہو گا دجال کے مقابلہ مین ذلیل ہو گا۔ اور اسکے متبعین جو مقبولان بارگاہ ایزدی ہونگے۔ اسی دمشق مین دشمنون کے پنجہ مین چہوڑ کر اپنے اپنے گہرون کو بہاگ جائینگے۔ اور اپنے امام کو دشمن کے رحم پر چہوڑ دینگے نہین ہرگز نہین۔ ایسا کسی پیشگوئی مین نہین بلکہ اسکے خلاف سارا دینِ مسیح کی جان نثاری اسلام کی شرعیہ فتوحات اور دجال کی شکست و قتل کی بشارتین جابجا پائی جاتی ہین۔ جو بیشک اپنے وقت پر ظہور مین آئینگی۔ پس ثابت ہوا کہ نہ تو کادیانی مسیح ہے نہ ملہم نہ مجدد بلکہ یہہ سارے جہگڑے دنیا طلبی کے واسطے ظہور مین آئے۔ الحمد للہ کہ اس شکست سے اسلام کو کچھ بہی تعلق نہین۔ کیونکہ مرزا کو اسلام کی طرف سے وکالت یا نیابت کی کوئی سند نہین ملی ہوئی تہی جس سے اسکی شکست اسلام سے منسوب ہو سکے بلکہ اسلام نے تو اس کو پہلے ہی مطرود اور مردود کر دیا تھا۔ اب اگر کوئی متعصب و ناحق شناس مرزا کی شکست و ذلت کو اسلام سے منسوب کرے تو وہ خود ذلیل در ذلیل سمجہا جائیگا۔"

اس قسم کے مضامین اس پیشگوئی کے دروغ ہونے کے مظہر اور اسلامی اخبارات (پیسہ اخبار۔ ملاد و پیانزہ وغیرہ وغیرہ) مین درج ہین۔ مگر ان سب کی تفصیل سے بہت تطویل متصور ہے۔

غیر اسلامی اخبارات

غیر اسلامی اخبارات کا انتخاب ہمارا مقصود و مطلوب نہ تہا مگر دو باتین (ایک بے انصاف عیسائیون کو دوسرے گورنمنٹ کو) جتلانے کی غرض سے ہم دو تین غیر اسلامی اخبارات کا خلاصہ نقل کرتے ہین

ایک بات (جو عیسائیون کو جتانے کے لائق ہے) یہ ہے کہ غیر اسلامی اخبارات خصوصًا عیسائی اخبار نور افشان نے کادیانی کی اس پیشگوئی کے جہوٹی ہونے سے اسلام کو جھوٹا تسلیم نہین کیا۔ یہہ ان کا انصاف عیسائیون کو عبرت و ہدایت کا موجب ہو سکتا ہے جو کادیانی کے جھوٹا ہونیکو اسلام کا جہوٹا ہونا کہہ رہے ہین۔

دوسری (جو گورنمنٹ کی توجہ کے لائق ہے) یہ ہے کہ غیر اسلامی اخبارات نے اس حرکت بیجا پر کادیانی کو مواخذہ عدالت کے لائق قرار دیا ہے۔

کوہ نور

لاہور کا پرانا اخبار کوہ نور ۱۱ ستمبر ۱۸۹۴ء کے پرچہ مین اس پیشگوئی کا جھوٹ ہونا ثابت کرکے کہتا ہے ہم یہان یہہ ظاہر کر دینا بہی ضروری سمجہتے ہین کہ اگر عیسائی اس پیشگوئی کو تمام مسلمانون کیطرف سے خیال کرین تو ان کی سخت غلطی ہوئی۔ کیونکہ مرزا کادیانی اپنے اعمال و افعال کا خود جوابدہ ہے نہ کہ اسلام معدودون چند آدمیون کے سوا ہندوستان کے تمام اہل اسلام مرزا کادیانی کو سخت نفرت اور حقارت کی نگاہون سے دیکھتے ہین۔ اور اسکی پیشین گوئیان خود مسلمانون کے نزدیک مجذوب کی بڑ کی زیادہ وقعت نہین رکہتین

۶ ستمبر ۱۸۹۴ء کی صبح کو عبد اللہ آتہم فیروزپور سے امرتسر جاتے ہوئے تھوڑی دیر لاہور ریلوے اسٹیشن پہ ٹہیرے تہے۔ بہت سے لوگ کمال اشتیاق سے انکو دیکھنے گئے تہے۔ جنہون نے ان کو صحیح و سلامت دیکہہ کر خوشی ظاہر کی۔ فورًا یہہ خبر لاہور مین پہیل گئی۔ عام جوش مسرت اور خوشی کے لحاظ سے ہم کہہ سکتے ہین کہ ۶ ستمبر کا دن مسلمانان لاہور کے لئے عید سے کسی طرح کم نہ تھا۔ بالفرض مرزا قادیانی کی پیشین گوئی صحیح بہی نکلتی تو پہر بہی انکو ایک نجومی یا رمال سے زیادہ وقعت نہین دیجا سکتی تہی کیونکہ بارہا ایسا اتفاق ہوا ہے کہ نجومیون کی پیشین گوئیان صحیح ثابت ہوئی ہین۔ مرزا صاحب نے اعلان دیا تہا کہ اگر یہہ پیشین گوئی غلط نکلی تو میرے گلے مین رسا ڈالکر تشہیر کیا جائے اور پہانسی پر چڑہایا جاوے وغیرہ وغیرہ۔ لیکن مرزا صاحب کو اسبات کا یقین ہے کہ برٹش عہد سلطنت مین کوئی ان کے گلے مین

رستہ ڈالنے نہین آئیگا۔ پھانسی تو کیا ذکر ہے۔ لیکن اگر ہم غلطی نہین کرتے تو وہ کم سے کم تخویف مجرمانہ کے ضرور مرتکب ہوچکے ہین۔ اور عبداللہ آتھم ملک پر احسان کرینگے۔ اگر وہ اس ملہم کاذب کو عدالت کے کٹہرے پر لاکر کہڑا کرینگے۔ واقعی یہ امر نہایت غیر مستحسن ہے کہ ایک شخص کو پوری آزادی دیجاوے کہ وہ خوفناک پیشین گوئیون سے لوگون کو ڈراتا رہے۔ یہ برٹش گورنمنٹ کے عہد سلطنت کی برکت ہے کہ مسیح و مہدی تو کیا اگر کوئی (نعوذ باللہ) خدائی کا بہی دعوی کرنے لگے تو کیسکو اُسکی طرف آنکھ اُٹھاکر دیکھنے کی جرأت نہین ہوسکتی۔ ایران اور روم تو اسلامی سلطنتین ہین روسی عملداری مین بہی ایسے مدعیان خرد کے لئے سائبیریا میدان (یہ ایسا ہے جیساکہ کالا پانی) موجود ہے"

اس اخبار مین جو اس آزادی کو غیر مستحسن قرار دیکر پہر اسکو برٹش گورنمنٹ کی برکت کہا گیا ہے اس سے صاحب اخبار کو طنز کی مراد بے برکتی ہے۔ اور دراصل مین بہی کیسکو اس حدتک آزادی دینا جو رعایا اور گورنمنٹ کے جان و مال کو نقصان پہنچادے برکت نہین ہوسکتی ہے بلکہ یہہ ناجائز آزادی ہے جس سے گورنمنٹ نیوٹرلٹی کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ اور عام لوگون کا گورنمنٹ پر یہہ گمان ہوتا جاتا ہے کہ گورنمنٹ ایسے لوگون کی طرفدار ہے۔ اسلئے وہ انکو اس آزادی سے نہین روکتی۔ اور وہ یہہ چاہتی ہے کہ ایسے لوگ تفرقہ انداز پیدا ہون۔ اور لوگون مین پہوٹ ڈالتے رہین۔ اور وہ اتفاق جو گورنمنٹ کے خیال مین (نہ واقع مین) سلطنت کے لئے مضر ہے۔ پیدا ہونے دین۔ یہ خیال صرف عوام کا ہی نہین۔ بلکہ خاص پرنسپل اشخاص اور لیڈرون کا ہے جسکو وہ بذریعہ اخبارات مدت ہوئی ظاہر کرچکے ہین۔ اور عوام تو اس سے زیادہ کہتے ہین۔ جسکا اظہار پبلک مناسب نہین کیونکہ "مستان را سر درد۔ پیو۔ دہانیدن" کا مصداق بنتا ہے۔ ہان گورنمنٹ پرائیوٹلی دریافت کریگی تو ہم ظاہر کردینگے لہذا گورنمنٹ کا خسروانہ اور منصفانہ فرض ہے کہ عبداللہ آتھم یا کوئی اور صاحب کادیانی کی اس حرکت بیجا پر چارہ جوئی نکرین تو گورنمنٹ خود مداخلت کرے۔ اور اسکو نقصان و ایذا رسانی اور تخویف مجرمانہ کی سزا دی اور اس سے جو عامہ خلائق مین نقصان پیدا ہونا صرف احتمالی بلکہ یقینی اور واقعی امر ہے۔ اسکو روک دی جیسکہ وہ اور وہمو کا ذیبحہ لاران ضرر رساون کو بلا استغاثہ روک دیتی ہے۔ اور اسکی کوئی وجہ نہین کہ گورنمنٹ کی

کوئی چیز کسی کے پاس فروخت کرے یا جہوٹی دوا دیکر لوگون ضرر پہنچاوے - یا فن طبابت یا جراحی کی آڑ مین کسیکو اسکی موت کی جہوٹی خبر دیکر اسکا مال مارے تو گورنمنٹ اسکو مواخذہ کرے - اور اگر کوئی جہوٹا الہام بناکر اس سے لوگون کو موت سے ڈراوے اور اس ذریعہ سے ان کا مال مارے تو اسکو گورنمنٹ چہوڑ دے اور ایسی آزادی دے رکہے کہ جسکو وہ چاہے اس الہام سے ڈراوے اور دہمکا دے اور اسکا مال خورد برد کرے - اور اگر گورنمنٹ یہہ عذر کرے کہ لوگ اپنے مالون کے تصرف مین آزاد و خود مختار ہین وہ اپنے اختیار سے (خوشی سے خواہ ڈر سے) مال دیتے ہین - تو اسپر یہہ اعتراض وارد ہوتا ہے تو پہر گورنمنٹ ان لوگون کو کیون روکتی ہے جنکو لوگ اپنی خوشی سے دہوکہ مین آکر مال دیدیتے ہین یا ان کے ہاتہ سے جانی نقصان پاتے ہین - اور آخر وہ لوگ دہوکہ باز ثابت ہوتے ہین - اور اگر گورنمنٹ یہہ عذر کرے کہ الہام کا دعوے کرنا اور اس الہام کے ذریعہ سے اس قسم کی پیشین گوئیان کرنا ایک مذہبی امر ہے جسمین گورنمنٹ مداخلت نہین کرتی - نیوٹرل (غیر طرفدار) رہنا چاہتی ہے - تو اسپر یہہ اعتراض وارد ہوتا ہے کہ پہر گورنمنٹ نے ان لوگون پر کیون مواخذہ کیا - اور کیون ان کو پہانسی دیا یا توپ کے آگے اڑا دیا - یا کالے پانی بہیجا یا جنہون نے اپنے مذہب کے حکم یا بہانہ سے گورنمنٹ کا مقابلہ کیا یا مقابلہ کرنے والون کا ساتہ دیا -

یہہ کادیانی بہی اس خیال کا آدمی ہے - یہہ اپنی کتاب دافع الوساوس کے صفحہ ۲۰ مین صاف کہہ چکا ہے کہ نافرمان انسان کا مال اور جان اسکے ہاتہ سے خارج ہو کر خدا کے ملک مین ہو جاتے ہین - پہر خدا جسکو چاہتا ہے ان کے مال و جان کا مالک بنا دیتا ہے اور اسکے ہاتہ سے تلف کراتا ہے - اور گورنمنٹ کی نسبت اپنے خاص مریدون کو ہشت سالہ میعاد کی پیشگوئی بہی سنا چکا ہے جسکا ہمنے باہر رسالہ مین ذکر کیا ہے - اب یہہ گورنمنٹ کے مقابلہ کے لئے صرف کافی جمعیت کا منتظر ہے - کیا اس وقت بہی گورنمنٹ اس مقابلہ کو ایک مذہبی امر سمجہکر مداخلت سے متوقف رہیگی - اور اس مداخلت کو خلاف نیوٹرلٹی سمجہیگی - نہین ہرگز نہین - اور یہہ امر انصاف اور خسروانہ منصب کے مخالف ہے کہ جب وہ اپنے الہام اور مذہب کی اجازت سے

گورنمنٹ پر دست درازی کرے تو اسکو روکا جائے۔ اور جب وہ اسی الہام اور مذہب کے بہانہ سے رعایا کے جان و مال پر دست درازی کرے تو اسکو مذہبی امر سمجھکر اسمین دست اندازی نہ کیجاوے۔ آیندہ اس امر کو گورنمنٹ خود سوچ لے وہ ہم سے بڑھکر ایسے امور کو سوچ سکتی ہے۔ ؎

امور مملکت و ملک خسروان دانند ٭ گدائے گوشہ نشینی تو حافظا مخروش

اخبار نور افشان لودیانہ

اخبار نور افشان نے (جو عیسائی مشہور اخبار ہے) اپنے پرچہ ۱۴ ستمبر ۱۸۹۴ء مین گوہ نور کا مضمون مذکور بطور ستشہاد نقل کیا ہے تو گویا امر کو مان لیا کہ جو عیسائی اس پیشگوئی کو تمام مسلمانون کی طرف سے سمجھتے ہین۔ اور کادیانی کے جھوٹا ہونے کو تمام مسلمانون کا جھوٹا ہونا بنا رہے ہین۔ وہ سخت غلطی کرتے ہین۔ علاوہ برآن اسی پرچہ مین اسپر خود یہہ ریمارک کہا کہ یہہ ہم لکھ چکے ہین (یعنے پرچہ ۱۴ ستمبر ۱۸۹۴ء مین ہے) کہ مرزا کی پیشگوئی کا پورا ہو جانا مسیحیت کی بطالت کی دلیل کسیصورت سے نہین ہو سکتی تھی۔ اور نہ اسکا پورا نہ ہونا محمدیت کی ابطال کے لئے کوئی دلیل ہو سکتا ہے اور اپنے پرچہ ۵۔ اکتوبر ۱۸۹۴ء مین اپنے عیسائی نامہ نگار سے نقل کیا ہے۔ "مرزا صاحب ہمارے نزدیک آپ کا الہام بہر صورت جھوٹا اور اسکی تاویل باطل ٹھرتی ہے۔ اور بجز اسکے کوئی چارہ چارہ نہین کہ آپ توبہ کرین۔ آپ شوق سے ایسے اشتہار دلوین اور جھولون بتا دین کہ آپ جھوٹے نہین ٹھرے۔ اور فتح اسلام فتح اسلام پکارا کرین۔ لیکن ان سے نہ تو آپکی روسیاہی دھوئی جاتی ہے اور نہ فتح اسلام ثابت ہوئی ہے۔ آپ جیسے ادیانون کی باتین فتح اسلام کی دلیل نہین ٹھیر سکتی ہین۔ آپ اسلام کو بھی خواہ مخواہ بدنام کر رہے ہو۔ حالانکہ ہم عیسائی نہین چاہتے کہ آپکے سبب اسلام کو بدنام کرین۔ اور اپنے پرچہ ۱۲۔ اکتوبر مین کہتا ہے۔ نامہ نگارون کی خدمت مین گذارش ہے کہ آیندہ کوئی مضمون مرزا غلام احمد کادیانی کے بارہ مین برا اندراج نور افشان نہ بھیجین۔ غیرتمند و باحیا شخص کے لئے جسقدر ابتک لکھا جا چکا ہے کافی سے زیادہ ہے۔ مگر غالبًا نامبردہ کو ان تحریرون سے کچھ بھی غیرت نہ آئی ہوگی۔ پس ایسے شخص کی نسبت

کچھ زیادہ لکھنے کی ضرورت نہین - درحالیکہ اہل اسلام کادیانی کو دایرہ اسلام سے خارج - اور مسیحی اسکو ایک کاذب مفتری سمجھتے ہین - تو ایسا اسکو اس مہلک طریق مین جو اس نے اپنے لئے اختیار کیا ہے چھوڑ دیا چاہئے اور آیندہ اسکا کچھ ذکر نکرنا بہتر ہوگا - ایڈیٹر

ان کوٹیشنز (حوالجات) نور افشان کو وہ بے انصاف عیسائی جو کادیانی پر فتحیابی کو اسلام پر فتحیابی سمجھکر اسپر بغلین بجاتے تہے - عبرت و انصاف و حیا کی نگاہون سے پڑہین - اور اس فتح کے دعوے پر اب شرم کرین - اور آیندہ اس فتح کو بمقابلہ اہل اسلام فتح نہ کہین - بلکہ ایک کافر و مرتد خارج از ملتِ اسلام پر فتح کہین جیسا کہ ان کے لیڈرون ایڈیٹر نور افشان اور اس کے عیسائی کارسپانڈنٹون نے کہا ہے -

اس نقل و تلخیص مضامین اخبارات و اشتہارات ہماری دونون غرضین ثابت ہوئین -

(۱) کادیانی کی شکست و دروغگوئی ثابت ہونیکی خوشی جمہوری خوشی ہے -

(۲) خوش کرنیوالون مسلمانون نے بلکہ ہندؤن اور عیسائیون نے بہی اس شکست کو اسلام کی شکست نہین قرار دیا - اور نہ اسپر اظہار مسرت کہا ہے - کادیانی نے جو مسلمانون کو اسلام کے مقابلہ مین عیسائیون کی فتح پر خوش کرنیکا الزام دیا ہے - اسمین کذب اور دجالیت سے کام لیا ہے - اب ناظرین کو یہ شوق و انتظار ہوگا کہ کادیانی اس روسیاہی کو کس طرح اوڑھاتا ہے اور حسب عادت خود اپنے جہوٹ کو کیونکر سچ بناتا - اور اس گناہ پر وہ کونسا عذر کرتا ہے جسکو اس مضمون مین کئی جگہہ عذر بدتر از گناہ کہا گیا ہے - سو حضرات ناظرین اسکا بیان مستقل مضمون ذیل میں

لعنت کادیانی بر کادیانی

جسکا دوسرا نام یہ ہے

لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الظَّالِمِیْنَ الْکَاذِبِیْنَ الْمُفْتَرِیْنَ عَلَی اللّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

اور وہ نمبر آیندہ مین درج ہے -